سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۳ نومبر ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ گزشتہ دس پندرہ روز حضور کو اسہال کی جو تکلیف رہی اور اس کے نتیجہ میں عام جسمانی کمزوری جو ہو گئی تھی وہ ابھی تک چل رہی ہے۔ لہذا خصوصیت سے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

علم انعامی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال علم انعامی کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق حسن کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کا مستحق مجلس انصار اللہ کراچی کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر علم کراچی کو دیا جا چکا ہے۔

نیز حسب فیصلہ کمیٹی مجلس انصار اللہ گولیکی ضلع گجرات دوم اور دار الصدر غربی سوم قرار پائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں ہر سہ مجالس کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احمدیہ مشن جزائر فجی کا ایڈریس

ہمارے مشن جزائر فجی کا آئندہ یہ ایڈریس ہوگا۔

Ahmadiyya Muslim
Mission 82 King Road
SAMABULA-SUVA
FIJI ISLANDS

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے

"اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور الوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔" (رسالہ الانذار صفحہ ۵۴)

ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر خاکسار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لمبی علالت اور دعا کی تحریک کے تحت جملہ حاضرین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ خاکسار کی تحریک پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد نے چالیس روز تک مسلسل صدقات دیئے ہیں۔ اس پر بعض اراکین انصار اللہ کو یہ شکوہ پیدا ہوا تھا کہ ان کو بھی اس تحریک میں کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ان اراکین کی خواہش پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مجالس انصار اللہ کی طرف سے بھی چالیس روز تک صدقات دیئے جائیں اور دعائیں کی جائیں۔ اس تحریک میں کئی اراکین نے صدقات کی رقوم دے کر حصہ لیا ہے اور ۵/۱۱/۶۳ سے صدقہ دیا جا رہا ہے۔

اس خیال سے کہ بیرونی انصار کو اس تحریک کا علم ہونے پر کوئی شکوہ پیدا نہ ہو یہ اعلان الفضل میں کیا جا رہا ہے جو مجالس یا اراکین انصار اللہ اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ صدقات کی رقوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تا مرکزی انتظام کے تحت چالیس یوم تک صدقات دیئے جائیں۔

(مرزا منور احمد قائد ایثار)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر کی ایک اسامی خالی ہے۔ جس کے لئے میڈیکل گریجوایٹ ہونا ضروری ہے اس اسامی کا گریڈ ۸۵۰-۲۵-۶۵۰/۲۵-۴۵۰/۲۰-۳۰۰ ہوگا۔ امید ہے احمدی ڈاکٹرز اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ اور سلسلہ کے اس اہم ادارہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۶۳ء

اسلام کی شان جمالی کا ظہور احمدیت سے وابستہ ہے

علامہ اقبال مرحوم کا ایک شعر ہے سہ

ہو چکا اسلام کی شان جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

یہ شعر اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے تاہم یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جو تھوڑا سا غور کرنے سے ہر سنجیدہ۔ تعلیم یافتہ اور دردمند مسلمان پر کھل سکتی ہے۔

اسلام ایک سراسر امن و سلامتی کا دین ہے اور وہ اپنی اشاعت کے لئے کسی قسم کے جبر کو روا نہیں رکھتا کیونکہ اللہ تعالےٰ انسان سے جبری اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ دلی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے اور طاعت خدا و رسول میں ذرا سا بھی جبر کا شائبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نامقبول ہے۔ قرآن کریم نے اسکی کئی طریقوں سے وضاحت فرمائی ہے۔

لکم دینکم ولی دین۔ لا اکراہ فی الدین
من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر
تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کردے۔

اس کے باوجود شروع میں مسلمانوں کو مجبوراً دفاعی جنگیں لڑنی پڑیں۔ جزیرہ نمائے عرب سراسر دنیا سے ایک الگ تھلگ ملک تھا جس کا اکثر حصہ صحرا پر مشتمل ہے اس کی وسعتوں میں تقریباً خانہ بدوش قبیلے آباد تھے جو اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کے چراگاہوں کی تلاش میں مقام بدلتے رہتے تھے۔ اکا دکا کہیں کہیں صرف چند بستیاں موجود تھیں جن کو آجکل کے زمانہ کا زیادہ سے زیادہ گاؤں کہا جا سکتا ہے۔ یہ بستیاں بعض مستقل نخلستانوں کی وجہ سے معرض وجود میں آئی تھیں۔ ان بستیوں میں ایک دوسرے سے بالکل آزاد قبائل بستے تھے۔ اس طرح تمام عربستان پراگندہ قبائل کا ایک مجموعہ پریشاں بنا ہوا تھا۔ جہاں جنگل کا قانون رائج تھا۔ ہر قبیلہ اپنی اپنی جگہ آزاد تھا اور چھوٹے سے چھوٹے گھرانے بھی کسی نظم و ضبط کو قبول کرنا پسند نہیں کرتے تھے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت عربستان کی یہی حالت تھی۔ مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کی وجہ سے ایک مستقل آبادی ضرور بن گئی ہوئی تھی مگر یہاں بھی حکومت کی قسم کا قطعاً کوئی نظام موجود نہیں تھا۔ نظم و نسق کا سارا کام طاقت اور زیادہ سے زیادہ معاہدہ کی بنا پر چلتا تھا۔ قریش چونکہ ایک بڑا قبیلہ تھے اور کعبہ کے پاسبان تھے اس لئے قدرتاً ان کا ہر جگہ اچھا رسوخ تھا۔ لیکن دوسرا کوئی قبیلہ بھی ان کے ماتحت نہیں تھا اس لئے کہ خود قریش میں کوئی مستقل نظام حکومت نہ تھا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی اور مسلمانوں کی ایک باا ثر جماعت بن گئی تو لازمی تھا کہ نظم و نسق قائم رکھنے کے اصول قائم کئے جاتے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں عدل و انصاف کے بنیادی اصول مسلمانوں کو دئے جن کی روشنی میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واقعی ایک اسلامی حکومت کی بنا ڈالی۔

اس سے پہلے اگرچہ عرب قبائل اپنے تمام معاملات میں آزاد تھے تاہم دو منظم حکومتیں ان کو اپنے اپنے حدود کی وسعت تک اپنے ماتحت سمجھتی تھیں۔ یہ حکومتیں ایران اور روم کی تھیں۔ عربستان کا جو علاقہ رومیوں کے قریب تھا اس پر رومی اپنا اثر سمجھتے تھے اور ایرانی دوسرے حصہ پر اپنا اقتدار خیال کرتے تھے چنانچہ مدینہ کو ایرانی اپنے حدود میں خیال کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ شاہ ایران نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (نعوذ باللہ) گرفتاری کا حکم جاری کیا تھا۔

اس وقت تک تمام عربستان تقریباً مسلمان ہو چکا تھا اور نتیجۃً مدینہ کی حکومت کے زیر اثر تھا۔ ایرانیوں اور رومیوں نے اپنی اپنی جگہ عربوں کی اس حکومت کو بُرا منایا اور دونوں اپنی اپنی جگہ اس کو مٹانے کے لئے تل گئے۔ لازماً دونوں کا حکومت مدینہ سے تصادم ہوا اور اس کا وہ نتیجہ ہوا جو تاریخ سے واضح ہوتا ہے۔

مسلمانوں اور دیگر اقوام کے درمیان جو تصادم دفاع سے شروع ہوا تھا وہ آخر دنیا کے ایک معتدبہ حصہ پر مسلمانوں کی برتری پر جا کر منتج ہوا اور تقریباً ایک ہزار سال مسلمان دنیا کی قسمت کے مالک بنے رہے۔ یہ تھی اسلام کی جلالی شان جس کا ذکر علامہ اقبال مرحوم نے اپنے شعر میں کیا ہے۔

اس زمانہ کی عالمی تاریخ پر نظر ڈالنے سے بظاہر یہی تاثر ہوتا ہے کہ دین اسلام تلوار کے زور سے فتوحات حاصل کرنے کا حامی ہے۔ حالانکہ اسلام میں اس کی ذرا بھی گنجائش نہیں۔ جو کچھ ہوا وہ وقت کا تقاضا تھا۔ تاہم عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں نے اس تاریخی سانحہ کو اسلام کے سر تھوپنے کی کوشش کی ہے اور ان کو یہ موقعہ اس لئے بھی مل گیا ہے کہ خود مسلمان حکمرانوں نے اسلام کو اپنی ہوس اقتدار کے لئے استعمال کیا۔ اور درباری اہل علم حضرات نے نہ صرف قرآن کریم کی بعض آیات کو متن سے الگ کر کے ان کی تائید میں استدلال کیا بلکہ مندرجہ بالا آیات کو جن میں حقیقی اسلام کی تعلیم تھی منسوخ قرار دے دیا۔ اس طرح جو تلوار مجبوراً دفاع کے لئے اٹھائی گئی تھی وہ ہوس اقتدار کا آلہ بن گئی۔ اور ان درویشوں کے کام پر جنہوں نے حقیقی طور پر اسلام کی پرامن تعلیمات کے ذریعہ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کی ہے جنگ و جدل کے غبار تہ بہ تہ چڑھ گئے جس سے دشمنان اسلام نے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

اس دبیز غبار کے اندھیروں میں بھی اللہ تعالےٰ کے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق مجددین مبعوث ہوتے رہے جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اسلام کے چراغ کو روشن رکھا تاہم یہ غبار اتنا دبیز ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے دانشمند اہل علم حضرات بھی ان چراغوں کی روشنی سے محروم رہے ہیں اور اسلام کو اسی غبار میں لپیٹ کر دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے آئے۔ اور مغربی داناؤں کے اس فتویٰ پر کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے نادانستہ طور پر اپنی تائید کی مہر چسپاں کرنے لگے ہیں۔ اور دانشمندی کے سہارے پر جہاد فی سبیل اللہ کو اس طرح دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے کہ اسلام میں ایک تو ہے دفاعی جنگ اور دوسری ہے مصلحانہ جنگ۔ یعنی تلوار سے قلعہ رانی۔ انہوں نے یہ اصول دراصل اس زمانہ کی لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم سے مستعار لیا گیا ہے۔

اس طرح ان لوگوں نے اسلام کی توسیع و اشاعت کو ازسر نو مشتبہ بنانے کی کوشش کر رکھی ہے۔ حالانکہ اب دنیا کے وہ حالات سرتاپا بدل گئے ہیں جنکی وجہ سے اسلام کو دفاع کے لئے تلوار اٹھانی پڑی تھی چونکہ کفار اسلام کو تلوار سے مٹانا چاہتے تھے اسلئے اللہ تعالےٰ نے تلوار سے دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ مگر آج اسلام کو تلوار کی طاقت سے نہیں بلکہ دشمن علم اور فلسفہ کی طاقت سے مٹانا چاہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اب اسلام کا دفاع بھی انہی ہتھیاروں سے ہو سکتا ہے جو دشمن اسکو مٹانے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ جب دشمن تلوار سے مٹانا چاہتا تھا تو اسلام نے اپنی شان جلالی دکھا کر دشمن کے ارادوں کو روک دیا مگر آج اسلام کی شان جمالی کے ظہور کا وقت ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی شان جمالی کے چراغ روشن کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور آپ نے الٰہی حکم سے جو جماعت برپا کی ہے اس نے دنیا کے کناروں پر یہ روشنی پہنچانے کے لئے کامیاب کوشش شروع کر دی ہے۔ اس کام کو منظم صورت سے سرانجام دینے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی اشارہ سے "تحریک جدید" جاری فرمائی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید کے مجاہدین نے اتنے تھوڑے وقت میں جو کام کر کے دکھایا ہے اسی سے اپنوں اور غیروں کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی شان جمالی کا ظہور جماعت احمدیہ سے وابستہ کیا ہے۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۱ / ۶۳ صفحہ ۲ کالم ۳ کے آخر میں ہر دو مقام پر "مغربی افریقہ" کی جگہ "مشرقی افریقہ" پڑھا جائے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

اسلام اور احمدیت کی حفاظت کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا درد و کرب

ہر قسم کی فتنہ پردازیوں کا مردانہ وار مقابلہ

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم-اے

احمدیت ایک خدائی تحریک ہے اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے مامور و مرسل برحق۔ اس زمانہ میں جبکہ چاروں طرف سے دہریت و الحاد کی فوجیں اسلام پر حملہ آور تھیں کیا عیسائی اور کیا ہندو اور کیا دیگر مذاہب والے سبھی اسلام کے دشمن تھے۔ اور شب و روز اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تا آپ نہ صرف اسلام کی مدافعت کے لئے سینہ سپر ہوجائیں بلکہ آپ دیگر مذاہب پر حملہ آور ہو کر انہیں پسپا کر دیں اور اسلام کو دنیا میں پھر سے غالب کر دیں چنانچہ اسلام کا درد رکھنے والی بہت سی سعید روحیں حضور علیہ السلام کے گرد جمع ہوئیں۔ انہوں نے آپ کو قریب سے دیکھا اور سچا پایا۔ اس لئے وہ حضور کے دعوئے ماموریت پر ایمان لے آئیں۔ اور انہوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ مگر کچھ ایسے بھی تھے جو صمیم قلب سے نہیں بلکہ حالات زمانہ سے مجبور ہو کر مصلحت وقت کے طور پر حضور کی بیعت میں شامل ہوگئے۔ انہوں نے کبھی بھی احمدیت کو ایک خدائی تحریک نہیں سمجھا۔ اور حضور علیہ السلام کو حکم و عدل نہیں مانا۔ بلکہ انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کو ایک دنیوی انجمن کا قیام سمجھا اور معاشرتی بہبود کی ایک انجمن سے زیادہ اسے حیثیت نہ دی۔ ان میں سے بعض اپنی دنیوی وجاہت کی وجہ سے جماعت کے ارباب حل و عقد اور عمائد میں شامل ہوگئے۔ اور اس طرح انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نظام کو اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب ان میں پیش پیش تھے۔ ان لوگوں نے اپنی ریشہ دوانیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں شروع کر دی تھیں۔ کبھی انہوں نے حضور علیہ السلام پر سلسلہ کے اموال کے ضیاع کا الزام رکھا اور اس طرح حضور علیہ السلام کو دکھ دیا۔ اور کبھی حضور علیہ السلام کے ارشادات کی غلط تاویلات کر کے جماعت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ تو اس میں انہیں اپنی کج نگاہی سے صدر انجمن احمدیہ کی خود مختاری کی جھلک نظر آئی۔ اور انہوں نے اپنے ہم مشربوں میں ان خیالات کا چرچا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے۔ تو ان لوگوں نے خلافت کو اڑا کر صدر انجمن کی خود مختاری کی داغ بیل ڈالنی چاہی مگر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے تقوے، طہارت، علو مرتبت اور جماعت میں ہر دلعزیزی سے مرعوب ہوگئے۔ اس لئے انہوں نے اس خیال سے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب ضعیف ہو چکے ہیں جن کی گرفت اتنی سخت نہ ہوگی۔ کہ انہیں من مانی کارروائی سے روک سکیں۔ حضور کو خلیفہ بنانا منظور کرلیا۔ بیعت کے بعد انہوں نے "خلیفۃ المسیح" کے اختیارات محدود کرنے اور صدر انجمن کو مختار کل بنانے کی ناپاک کوششیں تیز تر کر دیں۔ لاہور کے بعض اور دوست بھی ان کے ہمنوا تھے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت میں کسی نہ کسی طرح یہ سوالات اٹھا دیئے۔ المصلح الموعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جماعت کے مخلص اور سلیم الطبع حصہ سمیت ان سے متفق نہ تھے۔ وہ احمدیت کو ایک صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور من اللہ اور حکم و عدل یقین کرتے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین بھی حکم و عدل ہیں اور صدر انجمن محض ان کے ماتحت ایک ادارہ ہے جس کا فرض ہے کہ ان کے احکام کی تعمیل کرے۔ یہ کشمکش کئی سال تک جاری رہی اس سے خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے ساتھی المصلح الموعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح کے مخالف اور درپے آزار ہوگئے۔ حضور ایدہ اللہ اور حضور کے رفقا ان کی ہر حرکت و سکون کا بغور مطالعہ کرتے۔ اور رات دن چوکس اور بیدار رہتے کہ کہیں یہ لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نقصان نہ پہنچا دیں۔ ان کے اعتراضات کا جواب دیتے۔ ان کی ریشہ دوانیوں کا سدباب کرتے۔ اور خلافت کے اختیارات کو کم کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیتے چنانچہ خواجہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنے سے باز نہ رہے تھے اب انہوں نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ہر حرکت کو ہدف طعن بنانا شروع کر دیا۔ اگر حضور دینی کاموں کے لئے جماعتوں کا دورہ کرتے۔ تو یہ لوگ کہتے کہ آپ جماعت میں ہر دلعزیز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اصحاب احمد جلد پنجم حصہ دوم

سیرت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابۂ کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے حالات زندگی جمع کر کے شائع کرنے کے سلسلہ میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے کی مساعی نہایت قابل قدر ہے اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے۔ اور انہیں ان کے لئے اپنے پاس سے اجر عظیم دے۔ آمین۔ حال ہی میں مکرم ملک صاحب نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات قلمبند کر کے شائع کئے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند پایہ قدیم صحابہ میں سے ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ جو مشن کالج پشاور کی پروفیسری کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے عنفوان شباب ہی میں عیسائیت کے خلاف علمی جہاد کی غرض سے قادیان آگئے۔ انہوں نے اپنے تئیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور تن من دھن اس پر نثار کر دیا۔ یہ کہنا مبنی بر حقیقت ہے کہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کو احمدیت کی عمارت کے اولین معماروں میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ ہمیشہ اسلام اور احمدیت کی مدافعت اور خلافت کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے۔ اور آپ کی ساری عمر خدمت دین میں گزری۔ آپ کے علو مرتبت کا اس امر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں ۲۳ سال کی عمر میں ہی قادیان میں امام الصلوٰۃ اور خطیب مقرر فرما دیا تھا اور حضور علیہ السلام نے کئی بار آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئی بار قادیان سے باہر تشریف لے جاتے وقت انہیں قائمقام امیر مقرر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام ہمارے لئے مشعل راہ ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح ہمیشہ دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کا تہیہ کرلے اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ہمیں ان کے تفصیلی حالات کا علم ہو اور ہم یہ جانتے ہوں کہ کس طرح انہوں نے ہر آن اپنے تئیں خدمت دین کے لئے وقف رکھا۔ اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔

پس میں احمدی احباب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اصحاب احمد جلد پنجم حصہ دوم خرید فرما دیں اور نہ صرف خود اس کا مطالعہ کریں۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین فرما دیں۔ **غرض یہ کتاب ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونی چاہیئے۔**

خاکسار:- مرزا ناصر احمد

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۱۱۔۹۔۶۳

اور جو آپ کسی کام سے الگ ہو جاتے تو یہ لوگ کہتے کہ یہ جماعت کے کاموں میں حصہ نہیں لیتے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر ہر طرح دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے حضور کو جاعتوں کے دورے سے روکنے کے لئے کبھی حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتے کہ دیکھئے۔ یہ اکیلے باہر نکل جاتے ہیں ہمیں ان کی جان کا خطرہ ہے اور کبھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے کہ انہیں یوں اکیلے باہر جانے نہ دیجئے۔ غرضیکہ وہ ہر ممکن کوشش کرتے کہ خلافت کی مضبوطی کے لئے حضرت المصلح الموعود کی کوششوں میں روڑے اٹکائیں۔ چنانچہ ان معترضین کے جگر دوز اعتراضات نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ تو حضور ایدہ اللہ نے الفضل میں تحریر فرمایا کہ:۔

”اگر میں تبلیغ دین کے لئے باہر نکلتا ہوں تو کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو پھسلانے کے لئے اپنی شہرت کے لئے۔ اپنا اثر و رسوخ پیدا کرنے کے لئے اپنی حمایتیں بنانے کے لئے نکلتا ہے اور اس کا باہر نکلنا اپنی نفسانی اغراض کیلئے ہے۔ اور اگر میں اس اعتراض کو دیکھ کر اپنے گھر بیٹھ جاتا ہوں تو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ یہ دین کی خدمت میں کوتاہی کرتا ہے۔ اور اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے اور خالی بیٹھا دین کے کاموں میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ اگر میں کوئی کام اپنے ذمہ لیتا ہوں تو مجھے سنایا جاتا ہے کہ میں حقوق کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ اور قومی کاموں کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہوں۔ اور اگر میں دل شکستہ ہو کر جدائی اختیار کرتا ہوں اور علیحدگی میں اپنی سلامتی دیکھتا ہوں تو یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ یہ قومی درد سے بے خبر ہے اور جماعت کے کاموں میں حصہ لینے کی بجائے اپنے اوقات کو رائیگاں گنواتا ہوں۔ مگر مجھے جاننے والے جانتے ہیں کہ میں عام انسانوں سے زیادہ کام کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ اپنی صحت کا بھی خیال نہیں رکھتا۔ مگر اسے جانے دو مجھے تم خود ہی بتاؤ کہ وہ کونسا تیسرا راستہ ہے جسے میں اختیار کروں۔ خدا کیلئے مجھے اس طریق سے آگاہ کرو جس پر ان دونوں راستوں کو چھوڑ کر میں قدم زن ہوں للہ مجھے وہ سبیل بتاؤ جسے میں اختیار کروں۔ آخر میں انسان ہوں۔ خدا کے پیدا کئے ہوئے دو راستوں کے علاوہ تیسرا راستہ میں کہاں سے لاؤں؟

صبح شام۔ رات دن۔ اٹھتے بیٹھتے یہ باتیں سن سن کر میں تھک گیا ہوں۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے اور آسمان باوجود رفعت کے میرے لئے قید خانہ کا کام دے رہا ہے اور میری وہی حالت ہے کہ وضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنوا ان لا ملجاء من اللہ الا الیہ۔ افسوس کہ میرے بھائی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں اور میرے بزرگ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں ڈیڑھ ارب آدمی بستا ہے مگر مجھے سوائے خدا کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ لوگ اس دنیا میں تنہا آتے اور یہاں سے تنہا جاتے ہیں مگر میں تو تنہا آیا اور تنہا رہا اور تنہا جاؤں گا۔ یہ زمین میرے لئے ویران جنگل ہے اور یہ بستیاں اور شہر میرے لئے قبرستان کی طرح خموش ہیں۔ میرے دوست اس وقت مجھے معاف فرمائیں۔ میں ان کی محبت کا شکر گزار ہوں لیکن میں کیا کروں کہ جہاں میں ہوں وہاں وہ نہیں ہیں۔ میں ان مہربانوں کے مقابلہ میں جو مجھے آئے دن ستاتے رہتے ہیں ان کی محبت کی قدر کرتا ہوں۔ ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اپنے رب سے ان پر فضل کرنے کی درخواست کرتا ہوں لیکن باوجود اسکے میں تنہا ہوں۔ میری مثال ایک طوطے کی ہے جس کا آقا اس پر مہربان ہے اور اس سے نہایت محبت کرتا ہے اور طوطا بھی اس کے پیار کے بدلہ میں اس سے انس رکھتا اور اس کو پسند کرتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کا دل کہیں اور ہے اور اس کے خیال کہیں اور ہیں۔

میرے آقا کا دل بند میرا مطاع امام حسین رضی اللہ عنہ تو ایک دفعہ کربلا کے ابتلاء میں مبتلا ہوا لیکن میں تو اپنے والد کی طرح یہی کہتا ہوں کہ

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم“

(الفضل بحوالہ الحکم جوبلی نمبر صفحہ ۳۱-۳۲)

کس قدر دردناک الفاظ ہیں یہ اور کس قدر درد بھری فریاد۔ جو حضور کے دل سے نکل کر پڑھنے والوں کے دلوں کو چھلنی کئے جا رہی ہے۔ ایک ایک لفظ خونِ جگر سے لکھا ہے اور زخمی دل کی اندرونی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ حضور کڑھتے ہیں اسلئے کہ خدا کے مسیح نے جس پودے کی اپنے آنسوؤں سے آبیاری کی ہے وہ کہیں ان فتنہ پردازوں کی ریشہ دوانیوں سے خشک نہ ہو جائے۔ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ کم سنی کے باوجود۔ ناتجربہ کاری کے باوجود اور محدود ذرائع کے باوجود آپ مردانہ وار ہر قسم کی فتنہ پردازیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ محض اسلئے کہ خدا کا مامور و مرسل اپنے مشن میں ناکام نہ ہو جائے۔ اور اسلام کا پودا مرجھا نہ جائے۔ یہی درد و کرب عمر بھر آپ کے دل میں رہا۔ کبھی پیغامیوں کی فتنہ پردازیوں کی وجہ سے تو کبھی مستریوں مصریوں اور بزعم خویش ”حقیقت پسندوں“ کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے۔ حضور ایدہ اللہ الودود نے اس عظیم مقصد کے سامنے نہ کبھی اپنی صحت کا خیال رکھا اور نہ اپنے اموال اولاد اوقات اور قویٰ کو بچا کے رکھا۔ اپنا سب کچھ اسلام اور احمدیت کی حفاظت کے لئے قربان کر دیا۔ یہاں تک کہ حضور کی زندگی صحیح معنی میں اس آیت کی آئینہ دار بن گئی۔ کہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ اس وجود باجود کو تادیر سلامت رکھے۔ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ اور حضور کو کامیاب و کامران لمبی زندگی عطاء فرمائے تا حضور اپنی آنکھوں سے اسلام کو دنیا میں غالب ہوتے اور خدا کا نام دنیا کے کونے کونے سے بلند ہوتے دیکھ لیں۔ آمین یا رب العالمین آمین؛

درخواست دعا

خاکسار کے والد بزرگوار ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب کل والدہ صاحبہ کی بیماری کی بھی خبر ملی ہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو صحت مرحمت فرمائے آمین۔

(اللہ بخش متعلم جامعہ احمدیہ
ربوہ ضلع جھنگ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال

جناب خواجہ محمد شفیع صاحب بی اے (بی ٹی) ایل ایل بی پلیڈر چکوال بعارضہ فالج عرصہ دو سال بیمار رہنے کے بعد ۱۱/۲۳ صبح دس بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم موصی، متقی اور پاکباز، تہجد گزار صوم وصلوٰۃ کے پابند اور محبت واخوت کے پیکر تھے۔ وفات کے وقت عمر ۷۱ سال تھی۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے چار لڑکیاں اور ایک بھائی بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں ان کی ایک لڑکی انگلستان برائے حصول تعلیم گئی ہوئی ہے۔ اس کے سوا باقی تمام بچے وفات کے وقت پہنچ گئے تھے مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ دنیاداری سے اجتناب کرتے اور دین کو مقدم رکھتے تھے۔ غرباء کی امداد کرتے سلسلہ کی راہ میں مالی قربانی کرتے ہوئے ان کی طبیعت خوشی محسوس کرتی تھی۔ دوران وکالت میں نے عرض کی کہ خواجہ صاحب آپ بوڑھے ہو چکے ہیں اب آرام کریں۔ فرمایا مولوی صاحب میں تو صرف اسلئے بیٹھتا ہوں کہ جو پیسہ بھی آ جائے سلسلہ کو فائدہ ہوگا۔ چندہ کی غرض سے اب کام کرتا ہوں سبحان اللہ کیا نیک مقصد تھا۔

مختصر حالات زندگی

خواجہ صاحب مرحوم منگلا والی تحصیل وضلع سیالکوٹ میں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بی اے گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے ہم جماعت تھے۔ اس کے بعد جلد بی ٹی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۰ء میں ایل ایل بی کا امتحان لاہور سے پاس کیا اور آپ بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ملازمت میں چکوال ضلع جہلم حضرو ضلع کیمبلپور۔ شاہ آباد ضلع کرنال، اجنالہ ضلع امرتسر اور جھجر ضلع رہتک میں رہے دوران ملازمت استعفیٰ دے کر ۱½ سال خوشاب میں وکالت کی۔ لیکن یہ سوچ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ملازمت سے استعفیٰ نہ دیا جائے دوبارہ گورنمنٹ ملازمت میں ہیڈ ماسٹر لگ گئے تقسیم ملک سے دو ماہ قبل پنشن لیکر قادیان آ کر گرلز سکول میں انگلش پڑھاتے رہے۔ ہجرت کے بعد چکوال میں آ گئے اور وکالت کرنی شروع کر دی

قبول احمدیت

مکرم خواجہ ظہور الدین بٹ صاحب وکیل گوجرخان ۱۹۳۰ء میں اجنالہ ضلع امرتسر میں وکالت کرتے تھے۔ اور خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم وہاں گورنمنٹ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے چنانچہ بٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں

"یہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم میرے ہمسائے تھے۔ میں احمدیت کی تبلیغ انہیں کیا کرتا تھا۔ مختلف مسائل سمجھایا کرتا تھا۔ ایک اور احمدی وکیل میاں عبداللہ جان صاحب مرحوم بھی وہاں رہتے تھے۔ وہ بھی گاہے احمدیت کے مسائل انہیں سمجھایا کرتے تھے احمدیت میں داخل ہونے سے قبل بھی صالح انسان تھے۔ سعید الفطرت تھے۔ درست بات کو قبول کر لیتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اخبار ٹریبیون لاہور میں جب جھوٹی خبر شائع ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز وفات پا گئے ہیں۔ تو میں اور میاں عبداللہ جان مرحوم احمدی وکیل اجنالہ قادیان جانے کے لئے تیار ہوئے تو خواجہ صاحب مرحوم بھی ساتھ ہو لئے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالےٰ عنہ گورنمنٹ کالج لاہور میں خواجہ صاحب مرحوم کے ہم جماعت تھے۔ اس موقعہ پر انہیں کے گھر جا کر ٹھہرے۔ خواجہ صاحب مرحوم نے اسی موقعہ پر قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی بعد میں اخلاص میں بہت بڑھے۔ سلسلہ کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے والہانہ محبت تھی۔ ہر سال جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت پر جاتے تھے۔ تقویٰ اور طہارت میں احمدیت میں داخل ہو کر بہت ترقی کی۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنی رحمت کی بارش کرے"

گورنمنٹ ہائی سکول میں خواجہ صاحب مرحوم ۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۲ء تک ہیڈ ماسٹر رہے۔ اس وقت احمدی نہیں تھے۔ بڑے ہی صفائی پسند اور فیشن ایبل تھے اور ان کی ظاہری حالت کو دیکھکر بالکل امید نہ تھی کہ یہ بھی کبھی احمدی ہوں گے ٹینس کے بڑے شوقین تھے۔ لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ نے ان کے دل پر ایسا اثر ڈالا کہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور پھر سادہ زندگی بسر کرنے لگے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق بنے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

محترم خواجہ شمس الدین صاحب چکوال بیان کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب مرحوم جب اجنالہ ضلع امرتسر میں احمدی ہوئے تو قادیان کے جلسہ سالانہ پر ملے فرمانے لگے کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ بڑے خوش تھے اور مجھے گلے لگا لیا اور کہا کہ میری بیوی بھی ساتھ ہے۔ لیکن اس نے بیعت نہیں کی۔ ان کے لئے دعا کریں وہ بھی بیعت کرے چنانچہ بعد میں ان کی بیوی بھی احمدیت میں داخل ہو گئی۔ الحمدللہ کہ اب وہ بھی موصیہ ہیں اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

غریب پروری خواجہ صاحب مرحوم کی خاص صفت تھی۔ ایک بوڑھی عورت تھی جو چل پھر نہیں سکتی تھی وہ اکیلی ہی تھی۔ خواجہ صاحب مرحوم اسی راستہ سے مسجد احمدیہ میں نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔ جہاں وہ رہتی تھی۔ ویسے تو اس کی مدد کیا کرتے تھے۔ لیکن ایک دن کچھ مٹھائی لفافہ میں ڈالکر اس کو دی کسی کو خبر بھی نہ ہونے دیتے تھے۔ اس دن کسی نے دیکھ لیا۔ اور پوچھا کیا بات ہے۔ فرمانے لگے مٹھائی دی ہے۔ اس کا بھی دل مٹھائی کھانے کو کرتا ہوگا۔ سلسلہ کے ہر فرد کا احترام کرتے تھے خصوصاً سلسلہ کے علماء اور مربیان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو چیز اپنے لئے پسند کرتے تھے وہی ان کے لئے پسند کرتے۔ بڑے ہی خدا رسیدہ۔ مقرب الی اللہ اور مستجاب الدعا انسان تھے۔

ایک شام مسجد احمدیہ میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے فرمانے لگے کہ رات کو میں نے خواب دیکھا ہے کہ ہمارا چندہ کا بقایا ہو گیا ہے اور مرکز سے چٹھی بھی آئی ہے۔ خدا کا کرنا تھا اگلے روز ہی تحریک جدید کے چندہ کے متعلق چٹھی آئی کہ آپ کی جماعت کا اتنا بقایا ہے فوراً ادا کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے خواجہ صاحب مرحوم نے ادا کیا اور پھر باقی جماعت سے چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوایا۔

اسی طرح وکالت کے آخری دنوں میں ایک مقدمہ آیا۔ اس کے جرم کی سزا زیادہ تھی۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے دعا کی ہے خدا تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس کی سزا بہت تھوڑی ہوگی۔ چنانچہ مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ پیش کیا اس نے اتنی ہی سزا دی جتنی خواجہ صاحب نے قبل از وقت بتا دی تھی۔ خواجہ صاحب فوراً وہاں ہی سجدہ میں پڑ گئے۔ مجسٹریٹ نے حیران ہو کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مجھے حالات سے آگاہ کیا تھا اور خدا تعالےٰ کی بات پوری ہوئی۔ لہذا بطور شکرانہ سجدہ کیا ہے۔

خواجہ صاحب مرحوم کا بڑا لڑکا خواجہ افتخار احمد ٹینس کا بہت اعلیٰ کھلاڑی ہے ۱۹۵۹ء کی بات ہے کہ لاہور میں آسٹریلیا کی ٹینس کی ٹیم آئی تھی۔ ان سے مقابلہ تھا۔ خواجہ صاحب مرحوم اس میچ کو دیکھنے گئے تھے۔ سجدہ میں پڑ کر دعا کرتے رہے ۱½ گھنٹہ میچ جاری رہا۔ اس وقت سجدہ سے اٹھے۔ جب ان کا لڑکا جیت گیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے تمغہ امتیاز اور پانچ ہزار روپیہ نقد انعام بھی بعد میں ملا۔

خود خواجہ صاحب مرحوم کی اپنی زندگی بھی معجزانہ تھی۔ کیونکہ وفات سے پندرہ سال قبل ان کو کینسر کی تکلیف شروع ہوئی اپریشن کر دیا گیا۔ لیکن ڈاکٹروں نے لاعلاج کہکر جواب دے دیا۔ اس کے بعد بارہ سال تک کینسر کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ لیکن اب دو سال سے بعارضہ فالج صاحب فراش رہنے کے بعد فوت ہو گئے۔

(باقی صٹ پر دیکھیں)

اصحاب احمدؑ

بابت حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ و حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ

اصحاب احمد کی نئی دو جلدوں میں ان دو بزرگوں کے حالات شائع کئے جا رہے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب کے حالات کا ایک حصہ پریس میں جا چکا ہے۔ مہربانی کر کے احباب حضرت مولوی صاحب کی سیرت کے متعلق اپنے تاثرات جلد ارسال فرما کر ممنون ہوں گا۔ خصوصاً آپ کے شاگرد توجہ فرماویں۔

(مؤلف اصحاب احمد)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۱۷/۱۰/۶۳ تا ۲۷/۱۰/۶۳

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۶۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب ریلوے اسٹیشن ڈن والا ننگانہ ضلع شیخوپورہ ۔۔ ۔۔ ۱۰
۵۶۲۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ بذریعہ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب مبلغ بذریعہ ضلع مظفر گڑھ ۔۔ ۔۔ ۳۰
۵۶۳۔ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب بنوں (سرحد) ۔۔ ۔۔ ۱۰
۵۶۴۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ بذریعہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ۔۔ ۔۔ ۳۰
۵۶۵۔ مکرم مبارک احمد صاحب الیکٹرک فورمین گرلیٹ مل لائلپور ۔۔ ۔۔ ۱۰
۵۶۶۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۹۸ ج ضلع سرگودھا بذریعہ غلام رسول صاحب ۔۔ ۔۔ ۳۸
۵۶۷۔ رر رر رر چک ۲۷ ضلع تھرپارکر بذریعہ صوفی غلام محمد صاحب ۔۔ ۔۔ ۱۴
۵۶۸۔ مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب دھرم پورہ لاہور ۔۔ ۔۔ ۲۸
۵۶۹۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ ۔۔ ۔۔ ۱۵
۵۷۰۔ مکرم جناب مشتاق عالم صاحب روہڑی سیمنٹ ورکس روہڑی ۔۔ ۔۔ ۱۰
۵۷۱۔ احباب جماعت احمدیہ سنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ۔۔ ۔۔ ۸۱
۵۷۲۔ رر رر شیخوپورہ شہر بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب ۔۔ ۔۔ ۲۵
۵۷۳۔ رر رر خوشاب بذریعہ مکرم ملک محمد فیروز خان صاحب ۔۔ ۔۔ ۱۵
۵۷۴۔ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ ۔۔ ۔۔ ۵۰
۵۷۵۔ احباب جماعت احمدیہ ایبٹ آباد بذریعہ مکرم محمد اعظم صاحب ۔۔ ۔۔ ۱۳
۵۷۶۔ مکرم شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ ۔۔ ۔۔ ۱۰
۵۷۷۔ مکرم رانا خان محمد صاحب بھٹی کوٹ سلطان ضلع جھنگ ۔۔ ۔۔ ۱۰۰
۵۷۸۔ مکرم ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری ۔۔ ۔۔ ۶۰
۵۷۹۔ مکرم خان ممتاز صاحب جیکب آباد (سندھ) ۔۔ ۔۔ ۱۳
۵۸۰۔ احباب جماعت احمدیہ مزنگ لاہور بذریعہ مکرم عبدالحمید صاحب ۔۔ ۔۔ ۲۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مد اشاعت لٹریچر وقف جدید کیلئے

اس مد میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مبلغ -/۶۹ روپے عطا فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

صاحب توفیق اور مخیر احباب سے التماس ہے کہ اس مد میں اپنے عطایا ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ نیز حضرت مولوی صاحب کو خاص دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ایسے بابرکت وجود بہت کم رہ گئے ہیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز

یکم نومبر ۱۹۶۳ء سے خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ مجالس سے التماس ہے کہ

۱۔ ابتدائے سال سے ہی تندہی سے چندہ جات کی وصولی شروع کر دیں۔
۲۔ وصول شدہ چندہ جات بہر حال ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیں۔
۳۔ جن مجالس نے ابھی تک ۶۴-۱۹۶۳ء کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے وہ آخر نومبر تک بجٹ بھجوا دیں۔
۴۔ تعمیر ہال کے لئے خدام اور مخیر حضرات سے عطایا وصول کر کے بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے تئیسویں سال کے اعلان پر نقد رقوم پیش کرنیوالے مخلصین

(قسط نمبر ۲)

نمبر شمار	نام مجاہدین	ادائیگی رقم
۶۱	میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت جھنگ صدر	۳۹۷
۶۲	اہلیہ صاحبہ رر رر	۱۶/۲۵
۶۳	میاں محمود احمد علی رر	۲۶/۵۰
۶۴	مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ رر	۱۰۵/-
۶۵	میاں علی محمد صاحب رر	۹/۵۰
۶۶	میاں محمد رمضان صاحب سیال	۱۵/۲۵
۶۷	چوہدری عبدالغفور صاحب رر	۳۵/-
۶۸	اہلیہ صاحبہ رر	۶/۷۵
۶۹	رر منجانب دادا صاحب و والدہ صاحبہ	۶/۷۵
۷۰	عبدالستار صاحب رر	۵/۲۵
۷۱	میاں طفیل محمد صاحب رر	۷/۱۲
۷۲	فضل احمد صاحب رر	۵/۱۲
۷۳	قاضی عبدالرحمٰن صاحب رر	۷/-
۷۴	اہلیہ صاحبہ علی محمد صاحب رر	۹/۵۰
۷۵	جمیلہ صاحبہ بنت رر	۵/۷۵
۷۶	میاں محمد صادق صاحب رر	۱۴/۵۰
۷۵	جمیلہ صاحبہ بنت رر	۵/۷۵
۷۶	میاں محمد صادق صاحب رر	۱۴/۵۰
۷۷	رشیدہ بیگم صاحبہ رر	۵/۸۸
۷۸	سلامت بی بی صاحبہ رر	۵/۷۵
۷۹	عبدالستار صاحب رر	۷/۵۰
۸۰	رر منجانب دادا صاحب	۵/-
۸۱	میاں شریف احمد صاحب رر	۲۸/۵۰
۸۲	اہلیہ رر رر	۱۴/۲۵
۸۳	بچگان رر رر	۱۳/۲۵
۸۴	میاں رفیق احمد صاحب رر	۲۸/۵۰
۸۵	اہلیہ رر رر	۱۴/۲۵
۸۶	بچگان رر رر	۱۳/۲۵
۸۷	میاں محمد صابر صاحب جھنگ صدر	۵/۲۵
۸۸	چوہدری سردار محمد صاحب رر	۵/۷۵
۸۹	اہلیہ صاحبہ میاں محمود احمد علی صاحب رر	۱۲/۷۵
۹۰	بچگان رر رر	۶/۲۵
۹۱	مہر نور سلطان صاحب منجانب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵/-
۹۲	رر رر رر حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۵/-
۹۳	رر رر رر مہر سجاول صاحب مرحوم	۹/-
۹۴	رر رر رر دولت بی بی صاحبہ	۶/-
۹۵	رر رر رر مہر دریام صاحب رر	۱۰/-
۹۶	رر رر رر بھاگ بھری صاحبہ	۱۰/-
۹۷	رر رر رر غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ	۵/-
۹۸	رر رر رر مہر امیر سلطان صاحب مرحوم	۱۰/-
۹۹	رر رر رر نور بی بی صاحبہ مرحومہ	۱۰/-
۱۰۰	رر رر رر محمد حیات صاحب	۵/-
۱۰۱	مہر نور سلطان صاحب منجانب محمد اکبر مرحوم جھنگ صدر	۵/-
۱۰۲	رر رر رر کنیز فاطمہ صاحبہ رر	۵/-
۱۰۳	رر رر مہر محمد سلیم خان مرحوم	۲۰/-
۱۰۴	رر رر رر غلام اکبر خان مرحوم رر	۲۰/-
۱۰۵	رر رر رر اقبال بیگم صاحبہ رر	۵/-
۱۰۶	رر رر رر ممتاز بیگم صاحبہ رر	۲۰/-
۱۰۷	رر رر رر ناصر احمد صاحب رر	۱۳/-
۱۰۸	رر رر رر امۃ الحفیظ صاحبہ	۵/-
۱۰۹	رر رر رر امۃ القیوم صاحبہ رر	۵/-
۱۱۰	رر رر رر نصیر اللہ خان صاحب	۵/-
۱۱۱	رر رر رر ناصرہ بیگم صاحبہ رر	۵/-
۱۱۲	رر رر بلقیس بیگم صاحبہ	۵/-
۱۱۳	رر رر مہر محمد افضل صاحب رر	۵/-
۱۱۴	رر رر نور اکبر صاحب رر	۵/-
۱۱۵	مکرم ملک نصراللہ خان صاحب خوشاب	۶/-
۱۱۶	رر خان عبدالرحیم صاحب رر	۵/۵۰
۱۱۷	اہل وعیال رر	۲۱/۶۲
۱۱۸	مکرم میاں محمد نذیر صاحب رر	۷/-
۱۱۹	اہل وعیال رر رر	۱۰/۶۲
۱۲۰	میاں عبدالحفیظ صاحب رر	۸/-
۱۲۱	اہل وعیال رر	۱۳/-
۱۲۲	رانا اللہ دین صاحب معہ اہل وعیال	۲۲/۷۵
۱۲۳	اہل وعیال رانا عطاء اللہ صاحب	۱۰/۵۰
۱۲۴	مکرم رانا حمید اللہ صاحب معہ اہل وعیال	۱۰/۵۶
۱۲۵	رانا اللہ دتہ صاحب رر	۵/۸۷
۱۲۶	رانا عبدالرشید صاحب رر	۵/۴۴
۱۲۷	مکرمہ مستانی بی بی صاحبہ رر	۶/۰۶
۱۲۸	مکرم رانا عبدالغفور صاحب رر	۹/-
۱۲۹	رر محمد فیروز خان صاحب رر	۵/۱۲
۱۳۰	رر چوہدری مختار احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱/۵۰
۱۳۱	رر چوہدری نصیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۳/۷۵
۱۳۲	رر مولوی عبدالکریم صاحب معہ اہل وعیال	۳۶/۴۴
۱۳۳	رر عبدالحفیظ خان صاحب رر	۲۳/۵۰
۱۳۴	رر عبدالحمید خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۵/۷۵
۱۳۵	اہلیہ و بچگان خان عبدالرشید صاحب	۱۰/۵۰
۱۳۶	اہل وعیال ملک نصراللہ خان رر	۱۰/-
۱۳۷	مکرم رانا عبدالحکیم صاحب رر	۱۴/۵۰
۱۳۸	مکرم میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ ربوہ	۱۲/۵۰
۱۳۹	رر مولوی الدین صاحب ناظر تعلیم	۲۲۰/-
۱۴۰	رر چوہدری عبدالعزیز صاحب خدمت خلق ربوہ	۲۴/-
۱۴۱	رر چوہدری عبدالمومن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۲۶/۲۵

(باقی آئندہ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک جلسہ مورخہ ۵/۲۳ بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم سید احمد علی شاہ صاحب جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم حافظ محمد رمضان صاحب فرمائی۔

صوفی علی محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اشعار پڑھ کر سنائے۔ حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ در مدح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم با ترجمہ سنایا اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابہ کے مصائب بیان فرمائے اور احمدی احباب کو ان کا نمونہ اپنانے کی تلقین فرمائی۔

صوفی علی محمد صاحب نے ایک تبلیغی نظم پڑھی اس کے بعد جناب صدر صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے قومی اور ملکی مفاد کی خاطر اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں تبلیغی مساعی کا ذکر کر کے عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے اہل وطن سے مل کر کام کرنے کی اپیل کی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

حکیم عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ
چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ

چک ۹ ایم بی

جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ ایم بی نے جلسہ سیرت النبی مورخہ ۳۰ اگست بروز ہفتہ منعقد کیا۔ مختلف مقررین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ بعد ازاں محترم احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ ایم۔ بی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا مضمون "رحمۃ للعالمین" مؤثر انداز سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں جناب صدر صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور پھر محترم پریذیڈنٹ صاحب نے دعا کرائی۔

محمد الدین ناز
(نگران مجالس خدام الاحمدیہ حلقہ نقل)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیز مکرم مرزا محمد صدیق صاحب (ولد مرزا کرم دین صاحب مرحوم) سابق ناظم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی حال انگلینڈ کا نکاح مورخہ ۲۸/۶/۶۳ بعد نماز جمعہ ہمراہ عزیزہ سیدہ خاتم صاحبہ بنت مکرم میاں عبد المجید صاحب مرحوم مقیم لاہور بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ مکرم ملک فضل کریم صاحب بی۔ اے نے مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و درویشان کرام قادیان اور احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالے اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسارہ خورشید سلمیٰ اہلیہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی (سابق مبلغ بلاد عربیہ) ربوہ

نوٹ۔ محترمہ خورشید سلمیٰ صاحبہ نے اس خوشی میں دو سال کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر (بقیہ ص ۵)

وکالت میں ہمیشہ سچائی کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھتے۔ دیانتداری کمال درجہ کی پائی جاتی تھی۔ ایک احمدی دوست بیان کرتے ہیں۔ میٹرک میں نے چکوال سے جب خواجہ صاحب ہیڈ ماسٹر تھے پاس کیا۔ یونیورسٹی کی سند گم ہو گئی۔ پروویژنل سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور نقول میرے پاس تھیں ۱۹۵۷ء میں جبکہ خواجہ صاحب مرحوم چکوال میں وکالت کر رہے تھے میں نے کہا کہ آپ مجھے بخوبی جانتے ہیں۔ اس طرح کا غذ اور سند گم ہو گئی ہے لہذا اس کی نقل پر دستخط کر دیں۔ کہنے لگے کہ اس وقت میں ہیڈ ماسٹر تھا۔ لیکن اب میں وکیل ہوں۔ لہذا دستخط نہیں کر سکتا۔ حالانکہ دستخط کر سکتے تھے۔ دیانتداری نے گوارا نہ کیا۔

محترم خواجہ صاحب مرحوم کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا بار میں جا کر دوسرے وکیلوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیتے اور پھر دریافت بھی کرتے کہ مطالعہ کیا ہے۔ خواجہ صاحب مرحوم جماعت احمدیہ چکوال میں نائب پریذیڈنٹ رہے ہیں۔ اور مجلس انصار اللہ کے زعیم بھی رہے ہیں۔ مسجد کے ساتھ موٹر الاس تھا وفات کے بعد ان کی اولاد نے مسجد میں تین بجلی کے پنکھے ایک بڑا کلاک اور دروازوں کو روغن کرانے کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالے سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کی اولاد کو جیسا کہ مرحوم کی خواہش تھی سلسلہ سے ہمیشہ منسلک رہنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالے کی عجیب قدرت ہے زندگی میں محترم خواجہ صاحب مرحوم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے خاص دوست تھے ان کی وفات پر ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور بیماری میں زیادہ تکلیف ہو گئی۔ وفات میں بھی انہیں حضرت میاں صاحب کا قرب حاصل ہوا۔ خواجہ صاحب مرحوم حضرت میاں صاحب کی وفات سے ایک ماہ پانچ دن بعد فوت ہو گئے۔ اللہ تعالے ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

محمد افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم چکوال ضلع جہلم

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزی منصور محمد شرما انگلینڈ سے کامیاب و بامراد واپس آگیا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے عزیزی لطیف محمد شرما نے ایم۔ ایس۔ سی (کیمسٹری) فائنل امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت و کار آمد اور لمبی عمر عطا کرے اور یہ مخلوق خدا کے ہمدرد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم ہوں۔ اور ہر آن اللہ تعالے کے عرفان میں ترقی کرتے رہیں۔ آمین۔

خاکسار طالب دعا فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ

محترم شرما صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری [illegible] کروایا ہے

(بقیہ)

- ۱۴۲ مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ ۱۴۳/-
- ۱۴۳ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ احمد نگر ضلع جھنگ ۲۳/-
- ۱۴۴ مکرم لئیق احمد صاحب " " ۵/-
- ۱۴۵ " ملک بشارت احمد صاحب " ۳۱/-
- ۱۴۶ " حمید اللہ صاحب زعیم دار الرحمت غربی ربوہ ۱۰/-
- ۱۴۷ " پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب " ۲۰/-
- ۱۴۸ مکرمہ والدہ صاحبہ محمد یوسف ناصر صاحب ۵/-
- ۱۴۹ مکرم ٹھیکیدار احسان اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۲/۸
- ۱۵۰ " لطف الرحمن صاحب نائب فضل عمر ہسپتال معہ اہلیہ صاحبہ ۲۶/-
- ۱۵۱ " مرزا برکت علی دار الرحمت وسطی ۱۱۹/۲۵
- ۱۵۲ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب دار النصر ۱۹/-
- ۱۵۳ " بابو محمد بخش صاحب " ۳۳/-
- ۱۵۴ مرحوم والدین " " ۵/۸
- ۱۵۵ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۹/۷۵
- ۱۵۶ والدین و بزرگان " " ۵/-
- ۱۵۷ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " " ۶/۵۰

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۱۳ نومبر۔ سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ بھارت بیر باڑی یونین کا علاقہ علاقہ پاکستان کو منتقل کرنے کے معاہدہ سے پھرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارتی باشندوں نے پرسوں پاک بھارت ٹیم پر سنگ باری کی تھی جس سے سروے کا کام چار گھنٹہ کے لئے رک گیا تھا سیاسی مبصرین نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے بھارت کی ایک گہری چال قرار دیا اور کہا ہے کہ یہ سنگ باری بھارتی حکومت کی شہ پر کی گئی تھی۔

• پیکنگ ۱۳ نومبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ایک سیاسی مبصر نے "پیپلز ڈیلی" میں لکھا ہے کہ بھارت فوجی امداد یا کسی جنگی کارروائی کے سہارے چین کے علاقہ پر اپنے دعووں کو مسلط کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ مبصر نے لکھا ہے چینی قوم کسی فوجی دھمکی سے مرعوب ہو کر سر نہیں جھکائے گی

• اقوام متحدہ نیویارک ۱۳ نومبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے کہا ہے کہ چین کو غیر معینہ مدت کے لئے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بالخصوص عالمی امن کے مسائل کو حل کرنے میں اس کی شمولیت ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وقت عالمی امور پر چین کا جتنا اثر ہے اس کے پیش نظر اسے دیر تک نظر انداز کرنا تو قرین دانش ہے اور نہ ہی مناسب ہے۔ سیکرٹری جنرل نے اقوام متحدہ کی امریکی ایسوسی ایشن کے لئے تیار کردہ اپنے خطبہ میں یہ باتیں کہیں

• لاہور ۱۳ نومبر۔ اپوزیشن کی تمام پارٹیاں ملک کے دفاع کے لئے حکومت کو اپنی خدمات پیش کریں گی۔ ان سیاسی پارٹیوں کے سربراہوں کا ایک مشترکہ اجتماع صوبائی دارالحکومت میں اسمبلی کے سرمائی اجلاس سے پہلے بلایا جائے گا تاکہ مختلف قومی مسائل میں ان سے رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ یہ بات صوبائی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد خواجہ محمد صفدر نے کل تیسرے پہر "پیپلز" میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران میں کہی۔

• راولپنڈی ۱۳ نومبر۔ صدر محمد ایوب خان کل شام سوات کے سہ روزہ دورہ کے بعد واپس عبوری دارالحکومت پہنچ گئے۔ سوات کے دورے کے ـ ـ ـ ـ دوران میں آپ نے بدو شریف میں سوات میوزیم کا افتتاح کیا

• کراچی ۱۳ نومبر۔ روس کے ساتھ فضائی معاہدے کی تفصیلات کو آخری شکل دینے کی غرض سے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی ایک جماعت پندرہ نومبر کو ماسکو روانہ ہو جائے گی۔ پی آئی اے کے کمرشل منیجر مسٹر جے ایس مرزا وفد کی قیادت کریں گے۔ دونوں ملکوں کے مابین گزشتہ اکتوبر میں فضائی معاہدہ ہوا تھا۔ اس وقت یہ طے پایا تھا۔ پی آئی اے کا ایک وفد ماسکو جا کر ٹریفک کے انتظام اور دیگر امور کے بارے میں تفصیلات طے کرے گا۔ وفد ماسکو میں ایک ہفتہ قیام کر کے ضروری کوائف حاصل کرے گا۔

• کراچی ۱۳ نومبر۔ جاپان نے پاکستان کو پی آئی اے کی سروسیں چین کے راستہ ٹوکیو چلانے کی اجازت نہ دینے سے انکار کر کے "بین الاقوامی شہری ہوابازی کی روایات کی روح" کے منافی اقدام کیا ہے۔ یہ بات یہاں شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر جنرل ایر کموڈور بی ــ ــ کے داس نے ایک پریس کانفرنس کہی۔ اس سے پہلے آپ نے وزارت دفاع میں منعقد ہونے والی اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ جس میں جاپان کے انکار سے پیدا ہونے والی صورت پر دو گھنٹہ تک غور کیا گیا۔ اجلاس میں پی آئی اے کے منیجنگ ڈائریکٹر ایر کموڈور نور خان اور وزارت خارجہ کے حکام نے شرکت کی۔

• راولپنڈی ۱۳ نومبر۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر جارج ای وڈز نے کل وزیر خزانہ مسٹر شعیب سے ملاقات کی اور قریباً دو گھنٹے تک تاس سندھ کے منصوبے اور پاکستان کے دوسرے ترقیاتی منصوبوں پر کام کی رفتار کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ پاکستانی وفد میں منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن اور مختلف محکموں کے سیکرٹری شامل تھے۔ جبکہ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر آئیلف مسٹر وڈز کے ہمراہ تھے۔ بعد ازاں عالمی بنک کے سربراہ نے وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان سے ملاقات کی جو نصف گھنٹہ جاری رہی۔ مسٹر وڈز صدر محمد ایوب خان سے بھی ملاقات کریں گے۔

• لزبن ۱۳ نومبر۔ پرتگال سے بحر اوقیانوس سے ملحقہ علاقوں میں شدید ترین طوفان سے باعث مچھلی پکڑنے کی متعدد کشتیاں ساحل سے باہر ریت میں ریت میں دھنس گئی ہیں۔ پرتگال کے تین مال بردار جہازوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ یہ جہاز لزبن کی بندرگاہ پر کھڑے تھے۔ علاوہ ازیں دیانا ڈو کاسٹیلو سے علاقہ میں طوفان سے سینکڑوں مکان تباہ ہو گئے ہیں۔

• ایتھنز ۱۳ نومبر۔ یونان کے نئے وزیر خارجہ وینٹزیلوس نے ترکی کے وزیر خارجہ فریدون ارکن کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے یقین دلایا ہے کہ یونان ترکی سے بہتر تعلقات کے قیام کے لئے جد و جہد کرتا رہے گا۔ کیونکہ یہ چیز دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے۔ یونانی وزیر خارجہ نے یہ پیغام مسٹر فریدون کے تار کے جواب میں ارسال کیا ہے

• دمشق ۱۳ نومبر۔ ایک اطلاع کے مطابق شام میں صلاح بیطار کابینہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کچھ دنوں سے وزیر اعظم صلاح بیطار اور حکمران حزب البعث میں اختلافات کی خبریں آ رہی تھیں اور باہمی اختلافات کے نتیجہ میں ملک کے اندر بحران پیدا ہو چکا تھا۔

• قاہرہ ۱۳ نومبر متحدہ عرب جمہوریہ اور فرانس کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت مصری ایئر لائنز کے طیارے پیرس کے راستے ہفتہ میں تین بار نیویارک جائیں گے۔ واضح رہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے فرانس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات ۱۹۵۶ء میں سویز کے بحران کے وقت ٹوٹ گئے تھے۔

• نیویارک ۱۳ نومبر برطانیہ کے سابق وزیر اعظم سرونسٹن چرچل کو امریکہ کے ریڈ انڈینوں کے ایک قبیلہ کا سردار منتخب کر لیا گیا ہے۔ اس امر کا اعلان ریڈ انڈینوں کی قومی کانگرس میں کیا گیا جو حال ہی میں ہوئی تھی۔ کانگرس کے بعد امریکہ میں برطانوی سفارت خانے کو اس امر کی اطلاع دی گئی۔

درخواست دعا

مورخہ ۵/۱۱/۶۳ کو میو ہسپتال لاہور میں خاکسار کے PROSTATE کا اپریشن ہوا۔ بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کا بہت ممنون ہوں جن کی دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اپریشن کامیاب رہا لیکن ابھی تک کمزوری اور اپریشن کی تکلیف بدستور ہے اس لئے احباب کی خدمت میں مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید اقبال حسین شاہ عفی عنہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

حال ساؤتھ سرجیکل وارڈ۔ میو ہسپتال۔ لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۲۳/۱۱/۶۳ کو ۱۲ بجے دن تک مطلوب ہیں یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے دن حاضر ہونے کے خواہاں ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمیناً مقدار	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	میعاد تکمیل
۱ -	نجی پہاڑیوں سے ۱/۲" سائز کے ٹوٹے ہوئے پتھر کے ٹکڑوں کی فراہمی جو چنیوٹ ریلوے کواٹری سے ملحقہ زمین پر باقاعدہ چنا ہوا ہو	۴ لاکھ مکعب فٹ	۱۰۰۰۰/- روپے	۶ ماہ

۲۔ فراہمی چنیوٹ ریلوے کواٹری سے ملحقہ زمین پر کی جانی مطلوب ہے۔ ٹھیکیداروں کو پتھر کی چنائی کے لئے زمین اپنے اخراجات پر حاصل کرنی ہوگی اور پتھر نکالنے کے لئے نجی پہاڑیوں کے حصول کیلئے خود اپنے انتظامات کرنے ہوں گے۔ انتظامیہ اس سلسلے میں مزید کچھ ادا نہیں کرے گی۔

۳۔ کواٹری سائیڈنگ پر ویگنوں میں پتھر کی لدائی بھی ٹھیکیداروں کو کرنی ہوگی۔ نجی پہاڑیوں سے پتھر کو چنائی کی جگہ تک لانے اور وہاں سے لدائی کی خاطر اٹھا لیجانے کے لئے کوئی لیڈ ادا نہیں کی جائیگی۔

۴۔ چنائی کی صورت میں پتھر کی فراہمی اور ویگنوں میں لدائی کے لئے شیڈول آف ریٹ پر مبنی علیحدہ علیحدہ پرسنٹیج ریٹ دئے جائیں۔ ۱/۲" سائز کے پتھر کے ٹکڑوں کی فراہمی کے لئے شیڈول ریٹ ۱۱/- روپے فی سو مکعب فٹ اور لدائی کے لئے ۱/۵۰ روپے فی سو مکعب فٹ ہیں۔

۵۔ وہی ٹھیکیدار ٹنڈر دے سکتے ہیں جن کے نام منظور شدہ فہرست پر ہوں اور وہ کواٹری کے کام میں اپنے سابقہ تجربہ اور اچھی مالی حیثیت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہ ہوں وہ ٹنڈر کے کاغذات یعنی اپنی مالی حیثیت اور تجربہ کی بابت سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر ۲۳/۱۱/۶۳ سے پہلے اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

۶۔ مفصل قواعد و ضوابط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے ٹھیکیداروں کو اپنے مفاد کی خاطر زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۳/۱۱/۶۳ سے پہلے جمع کرا دینا چاہیئے۔ ٹھیکیداروں کو لیبر اور میٹیریل ریٹ دینا چاہیئے اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کی جگہ کا معائنہ کر کے کام کی اصل نوعیت کے بارے میں اطمینان کر لینا چاہیئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)